106671 - بیوی دخول سے قبل طلاق لینا چاہتی ہے اور خاوند کے لیے نصف مہر دینا مشکل ہے

سوال

کیا غیر مدخولہ بیوی کا خاوند کی نافرمانی کرنا اس کی طلاق کے لیے کافی سبب ہے؛ میں نے ایک لڑکی سے عقد نکاح کیا ہے لیکن ابھی تک دخول نہیں ہوا میں نو ماہ سے مسافر ہوں ہمارے مابین کچھ مشکلات پیدا ہو گئیں جس کی بنا پر لڑکی نے اپنے گھر والوں کے علم کے بغیر کئی بار طلاق کا مطالبہ کر دیا اس کاسبب مالی اور کچھ دوسری مشکلات کی بنا پر شادی میں تاخیر اور کچھ دوسرے اسباب ہیں.

وہ میری بات نہیں مانتی حتی کہ ٹیلی فون بھی نہیں سنتی وہ میری بات نہیں مانتی حتی کہ ٹیلی فون بھی نہیں سنتی میں نے اسے نصیحت کرنے کی بہت کوشش کی اور اسے مطمئن کرنے کرنے کے لیے اپنے گھر والوں کو بھی بھیجا، لیکن وہ اب تک طلاق لینے پر ہی مصر ہے، نہ تو وہ میرے گھر والوں کا احترام کرتی ہے، اور نہ ہی چاہتی ہے کہ نہ تو میرے گھر والے اسے ٹیلی فون کریں اور نہ ہی اسے ملنے آئیں.

اور اسی طرح وہ خاص کر میرا بھی احترام نہیں کرتی حالانکہ میں نے اس کی سب غلطیوں اور کوتاہیوں پر صبر بھی کیا ہے، یہ سب کچھ وہ اپنے گھر والوں سے چھپا کر کر رہی ہے کیونکہ اس کے گھر والے طلاق نہیں چاہتے، بلکہ اسے میرے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرتے ہیں!!

برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں میں بہت زیادہ پریشان ہوں، اور مجھے خدشہ ہے کہ یہ بیوی کہیں غیر صالح ثابت نہ ہو، میں ہمیشہ اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ مجھے نیک و صالح بیوی عطا فرمائے، میں جب بھی اللہ سے دعا کرتا ہوں میں اس سے اور دور ہو جاتا ہوں اور میرے اندر اور نفرت اور مشکلات زیادہ ہو جاتی ہیں.

میں مہر کے بارہ میں بہت غمزدہ اور پریشان ہوں، کیونکہ شریعتا سلامیہ کے مطابق غیرمدخولہ عورت کو طلاق کی صورت میں نصف مہر دیا جاتا ہے، لیکن جب میں اسے نصف مہر ادا کروں تو میرے پاس دوسری عورت سے نکاح کرنے کے لیے مال نہیں رہتا.

میں تو شادی کرنا چاہتا ہوں طلاق نہیں دینا چاہتا، میرے مجھے یہ حق ہے کہ میری بیوی نیک و صالح اور اللہ کا خوف رکھنے والی ہو، لیکن اس میں میرا گناہ کیا ہے وہ ایسی نہیں ہے وہ میرا سارا مال واپس کرنا چاہتی ہے لیکن اس کے گھر والے مال حاصل کرنے کے لیے عدالت میں جانا چاہتے ہیں.

وہ کہتی ہے کہ اگر معاملہ عدالت میں گیا تو میں طلاق نہیں لونگی بلکہ شادی پر راضی ہو جاؤنگی، لیکن وہ دھمکی دیتی ہے کہ وہ ایک اچھی بیوی ثابت نہیں ہوگی بلکہ رخصتی اور دخول کے بعد پھر نئے سرے سے طلاق کا مطالبہ کرنے لگے گی.

اور وہ نرس کی ملازمت بھی کرنا چاہتی ہے، اور اسے مرد و عورت کے ممنوعہ اختلاط کی بھی کوئی پرواہ نہیں، اور وہ کہتی ہے کہ وہ نماز بھی ادا نہیں کرتی، جب میں اسے نمازا ادا کرنے کا کہتا ہوں تو جواب دیتی ہے: میرا رب سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ میرا محاسبہ کرے ؟

برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب بیوی ان صفات اور اخلاق کی مالك ہے جو آپ نے بیان کی ہیں کہ وہ نفرت کرتی اور طلاق لینے کی رغبت رکھتی ہے، اور اختلاف کی بھی پرواہ نہیں کرتی، تو پھر آپ کے لیے اس کے ساتھ رہنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، بلکہ ہر عقل و دانش رکھنے والا، اور جو شخص نکاح کے مقاصد کی پہچان رکھتا ہے اور لوگوں کی عادات سے واقف ہے وہ آپ کو یہی کہے گا:

یہ شادی کرنا بالکل صحیح نہیں؛ چاہے اس کے لیے کتنا بھی نقصان اٹھانا پڑے جس کا آپ کو اب خدشہ ہے، کیونکہ یہ نقصان تو اس نقصان سے ہزار درجہ کم ہے جو مشکلات اور نقصان میں متوقع ہے.

اور اگر وہ عورت نماز ہی ادا نہیں کرتی اور ترك نماز پر اصرار کرتی ہے تو اس سے علیحدگی واجب ہو جاتی ہے، اور اس کے ساتھ رہنا حرام قرار پاتا ہے، کیونکہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق تارك نماز کافر ہے، اور کافرہ عورت کا کسی مسلمان شخص کی زوجیت میں باقی رہنا حلال نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو الممتحنۃ (10).

مزید آپ سوال نمبر (5208) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر عقد نکاح کے وقت وہ تارك نماز تھی تو عقد نکاح ہی صحیح نہیں، اور فسخ نکاح لازم ہو گا، اور جو مہر آپ نے ادا کیا ہے وہ آپ کو واپس لینے کا حق ہے.

دوم:

اس طرح کی حالت میں جس میں خاوند اپنی بیوی کو طلاق نہ دینا چاہتا ہو، اور بیوی طلاق چاہتی ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے، اس لیے وہ خلع کے عوض خاوند کو پورا مہر یا پھر اس سے بھی زیادہ واپس کریگی؛ کیونکہ صحیح بخاری حدیث مروی ہے:

ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگی:

اے اللہ تعالی كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم نہ تو ميں ثابت بن قيس كے دين ميں عيب لگاتى ہوں اور نہ ہى اخلاق ميں ليكن ميں اسلام ميں كفر كو ناپسند كرتى ہوں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كيا تم اس كا باغ واپس كرتى ہو ؟

وہ كہنے لگى: جى ہاں اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم.

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اے ثابت تم باغ قبول كر كے اسے ايك طلاق دے دو "

صحيح بخارى حديث نمبر (4868)

اور ايك روايت ميں ہے:

" ميں ثابت كے دين اور اخلاق ميں عيب نہيں لگاتى، ليكن اسلام ميں كفر كو ناپسند كرتى ہوں "

صحيح بخارى حديث نمبر (4971).

يعنى وہ اعمال ناپسند كرتى ہوں جو اسلامى احكام كے منافى ہيں يعنى خاوند سے بغض اور اس كى نافرمانى اور اس كے حقوق كى ادائيگى نہ كرنا... وغيرہ

ديكھيں: فتح البارى (9 / 400).

علماء كرام كا اجماع ہے كہ اگر كوئى شرعى ضرورت ہو تو خلع حاصل كرنا جائز ہے، اس كى تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (1859).

آپ تو حق ہے آپ بيوى كے ساتھ خلع كر ليں، اور آپ اس ميں شرط ركھيں كہ اس كے مقابلہ ميں وہ سارا مہر چھوڑے تو پھر خلع ديا جا سكتا ہے.

اس طرح كى حالت ميں ہمارى رائے تو يہى ہے كہ آپ كچھ صلح پسند افراد كو درميان ميں ڈاليں جو اس كے گھر والوں كے پسنديدہ ہوں كہ وہ عدالت جائے بغير اس معاملہ كو ختم كرائيں يا پھر حقوق سے دستبردار ہونے اور ظلم ختم كرانے كى كوشش كرائيں.

ليكن اگر آپ كے ملك ميں قانون ايسا ہے كہ ترك نماز كى بنا پر فسخ نكاح نہيں كيا جاتا، يا پھر خلع كى حالت ميں مہر

واپس لینا ممکن نہ ہو، اور اصلاح پسند افراد کا حصول بھی مشکل ہو جو آپ کے اس معاملہ کو حل کرائیں تو اس کے باوجود ہم آپ کو یہی مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اس عورت سے علیحدہ ہو جائیں.

کیونکہ آج کی علیحدگی کل علیحدہ ہونے سے بہتر ہے، جو عورت ابھی آپ کی بات نہیں مانتی اور سرکشی اختیار کیے ہوئے ہے اس عورت سے آپ کونسی سعادت کی امید رکھتے ہیں، اور پھر وہ مستقبل میں بھی اپنی اسی سرکشی کا اعلان کر رہی ہے راحت و سکون اور سعادت و خوشبختی و اطمنان چھننے سے مالی خسارہ کا موازنہ نہیں کیا جاتا، امید ہے اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا کرے، اور نیک و صالح بیوی عطا فرما دے.

انسان کو چاہیے کہ وہ اچھی چیز اختیار کرے، اور ہر چیز سے قبل دین کو دیکھے کہ وہ عورت دین والی ہے یا نہیں، جو عورت نماز ہی ادا نہیں کرتی یا پھر اختلاط والی جگہ ملازمت کرتی ہے اس کے ساتھ حرام کام ترک کرنے اور نماز پابندی سے ادا کرنے سے قبل نکاح نہیں کرنا چاہیے.

یہی نہیں بلکہ ایسی لڑکی تلاش کرنی چاہیے جو نیک و صالح اور راہ مستقیم پر چلنے والی ہو، اور خیر و بھلائی کے کام سرانجام دینے کی حرص رکھے، اور اس کی گواہی بھی دیتی ہو.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی حالت کو سدھارے اور آپ کے معاملہ کو آسان کرے.

واللہ اعلم .